روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

جمعہ 11- دسمبر 1998ء 21 شعبان 1419 ہجری- 11- فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 277

## حکمت مومن کی متاع ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔
حکمت اور دانائی کی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے۔ جہاں کہیں وہ اس کو پاتا ہے وہ اس کو اپنانے اور قبول کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب الحکمۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ایک سراسر جھوٹی خبر کی تردید

قائم مقام ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کہا ہے کہ روزنامہ جنگ لاہور مورخہ 98-12-9 میں 'ایک سراسر جھوٹی اور بے بنیاد اور بے سروپا خبر شائع ہوئی ہے اس خبر میں مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو بدعنوانیوں اور رقوم بٹورنے کے الزام میں ان کے عہدہ سے فارغ کئے جانے کا ذکر ہے۔

یہ سرتاپا جھوٹ' شرانگیزی اور کذب بیانی ہے نہ ان کو فارغ کیا گیا ہے اور نہ کسی نوع کی بدعنوانی یا مالی بددیانتی کی شکایت ان کے خلاف ہے۔ یہ محض ایک معمول کی محکمانہ تبدیلی ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ مگر جھوٹ پر منہ مارنے کی عادت جن کی فطرت کا لازمہ بن چکی ہو وہ کس قدر بے بس و مجبور ہوتے ہیں......؟

جلسہ سالانہ قادیان 1998ء کے لئے لندن سے حضرت خلیفۃ المسیح کا افتتاحی خطاب

# دین سیکھنے کے لئے دین کے مرکز میں آؤ تاکہ دین کو اچھی طرح سمجھ لو

جلسہ سالانہ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے روح پرور ارشادات اور جماعت ہندوستان کی ترقی کا جائزہ

(قسط سوم آخر)

امیر صاحب بنگال کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ جنوبی بنگال کے علاقے والکنڈی میں مولویوں کا ایک گروہ دوسرے کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ احمدیت کے خلاف زبان بند کرو ورنہ تمہاری کرتوتیں کھول کر رکھ دیں گے۔ اس واقعے سے اس علاقے کے لوگوں کو احمدیت کی طرف توجہ ہوئی اور 17- افراد جس میں وہاں کی جماعت اسلامی کے سرکردہ افراد بھی شامل تھے' احمدی ہو گئے۔ انہوں نے احمدیوں کو کہا کہ خوشی سے آئیں اور مولویوں کا معاملہ ہمارے اوپر چھوڑ دیں اس جگہ جو بیعتیں ہوئیں ان میں سے 28- افراد اس جلسہ میں شامل ہیں۔ 6 مولانا صاحبان مدراس میں احمدیت قبول کر کے ٹریننگ لے رہے ہیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جو دو سال قبل اپنے شاگردوں سمیت ہمارے مربی پر حملہ آور ہوئے تھے۔ خدا کے فضل سے اب وہ احمدی ہو چکے ہیں۔

امیر صاحب یوپی کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ آگرہ شہر میں نومبائعین کو ڈرایا اور دھمکایا گیا اور کہا کہ اگر تم نے احمدیت نہ چھوڑی تو وہ سلوک کریں گے جو زندگی بھر یاد رکھو گے۔ اور تمہارے مربی کو تو جان سے ہی مار دیں گے۔ مگر نومبائعین نے استقامت کا مظاہرہ کیا اور کہا کہ جو کرنا ہے کرلو۔ ہم احمدیت نہیں چھوڑیں گے۔

ایک احمدی مربی میدان جہاد میں فوت ہو گئے تو علاقے کے لوگوں نے احمدیوں سے کہا کہ قادیانی مولوی تو مرگیا اب تم اس رستے سے ہٹ جاؤ۔ احمدیوں نے جواب دیا جو راستہ نصیر احمد مرحوم ہمیں دکھا گیا ہے اس سے کبھی نہ ہٹیں گے۔

### تین صوبوں کے نگران کا قبول احمدیت

حضرت صاحب نے ایک دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا کہ دیوبند کے فارغ التحصیل ایک صاحب جو جماعت اسلامی کی طرف سے پنجاب' ہماچل پردیش اور ہریانہ میں احمدیت کی مخالف کارروائیوں کے نگران مقرر کئے گئے وہ پچھلے سال اس خیال سے قادیان گئے کہ کیوں نہ میں خود احمدیوں کی کتابیں پڑھ کر خود ان کے خلاف کام کروں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حقیقۃ الوحی پڑھنے کا موقع ملا۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کس طرح بددیانتی سے تحریف کر کے حضرت مسیح موعود کے غلط اقتباسات شائع کئے گئے۔

جماعت اسلامی کی طرف سے کئے گئے ایک کام کا حضور نے دلچسپ انداز میں ذکر فرمایا پچھلے سال جماعت اسلامی (ہندوستان) کی طرف سے ایک کتابچہ شائع کیا گیا جس میں دعویٰ کیا گیا کہ ہم نے 50 مساجد بنوائی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا درحقیقت کسی جگہ تو اینٹیں ڈلوادیں' کسی جگہ زمین کھدوالی اور اس طرح سے 50 مساجد بنانے کا اعلان کیا۔ انہوں نے ایک صاحب کو مقرر کیا کہ جماعت احمدیہ نے شمس پور میں جو نئی (بیت الذکر) بنائی ہے اس کی فوٹو بھجوائیں۔ انہوں نے بھجوائی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اسی تصویر کو الہ آباد کانفرنس میں جماعت اسلامی کی مسجد قرار دے کر شائع کیا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ تازہ مثال دیکھ کر مجھے ان لوگوں سے ایسی نفرت ہوئی کہ بالآخر میں جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

### ہماچل پردیش کا واقعہ

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں ہماچل پردیش کا ایک ایمان افروز واقعہ بھی بیان فرمایا کہ یہاں کے ضلع چنبہ میں ہندو آباد ہیں۔ یہاں کے چند ہندوؤں کا قتل ہو گیا۔ مولویوں کو موقعہ مل گیا انہوں نے شور مچایا کہ یہ قتل قادیانیوں نے کروائے ہیں ایک موضع میں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ایک جلسہ کیا گیا۔ صدر جماعت عزیزالدین صاحب کو بلوایا گیا اور کہا گیا کہ احمدیت سے توبہ کرلو۔ احمدی معلم کو نکال دو اور ڈش اتار دو۔ انہوں نے کہا کہ بے شک مجھے جان سے مار دو مگر میں احمدیت نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں پر مخالفین کو اللہ نے اس طرح رسوا کیا کہ چنبہ کے سانحے میں مولوی پکڑے گئے کہ انہوں نے قتل کروائے ہیں۔ ان کے قبضہ سے احمدیت کے خلاف لٹریچر برآمد ہوا۔ مقامی افسران نے احمدیوں کے پاس آکر کہا کہ ہم کو غلط فہمی ہوئی تھی اب شوق سے ہمارے پاس آؤ اور ہم سب کو احمدی بنالو۔

امیر صاحب صوبہ بنگال و آسام کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے احمدیت کی شان میں گستاخی کی تو ایک احمدی کے منہ سے نکلا ایک ماہ کے اندر اللہ تمہیں اس گستاخی کی سزا دے گا۔ وہ شخص ایک اونچے درخت سے نیچے گرا اور اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ اور ایک ماہ کے اندر اس کی بیٹی نے خودکشی کرلی۔

حضور نے فرمایا کہ کانپور میں احمدیوں کے خلاف ایک جلسہ کیا گیا اور رد قادیانیت کیمپ لگایا گیا۔ دیوبندی مولویوں کی مجلسوں میں طلباء اور مسلمانوں کو بتایا جاتا رہا کہ احمدیوں کو قتل کردو۔ حضور نے فرمایا یہ لوگ جب انگلستان آتے ہیں تو اور ہی باتیں کرتے ہیں۔ یہاں بھی اور جرمنی میں بھی حکومت کے افسران کو بتایا جائے کہ یہ لوگ کیا باتیں کرتے ہیں۔ ایسی ہی باتیں کرنے والا ایک مولوی پکڑا گیا اور اس پر الزام لگا کہ یہ شخص معصوم بچوں سے بے حیائی کا مرتکب ہوا ہے۔ عدالت میں مقدمہ چلا تو عدالت نے فیصلہ دیا کہ یہ الزامات درست ہیں۔ اب وہ جیل میں ہے۔

### داعیان الی اللہ کی دعائیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نئے آنے والوں کو اللہ اپنی رحمت کے نظارے دکھاتا رہتا ہے۔ ایک جگہ مچھیروں کا ایک گروہ احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جب وہ احمدی ہوئے تو ان کو مچھلیاں کم لگیں۔ ان لوگوں نے مل کر دعائیں کیں کہ اے خدایا ہم تو احمدی ہو گئے ہیں ہم پر رحم کر۔ اس پر اللہ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور ان کو اتنی مچھلیاں لگیں کہ اس علاقے کی تاریخ میں کبھی کسی مچھیرے کو اتنی مچھلیاں نہیں لگیں۔ انہوں نے ایک دن میں 85 ہزار کی مچھلی فروخت کی۔

صوبہ ہریانہ کے نگران ایک علاقے میں دورے پر گئے تو غیر مسلم عورتوں نے کہا کہ یہاں دو عورتیں ہیں ایک کی پانچ اور دوسری کی چھ بیٹیاں ہیں۔ کسی کے بھی نرینہ اولاد نہیں آپ دعا کریں شاید خدا آپ کی دعا سن لے۔ انہوں نے دعا کی اور جب کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ اس جگہ دورے پر گئے تو ہندو عورت نے خود خبر دی کہ دونوں کو اللہ نے بیٹے عطا فرمادئے ہیں۔

### ایم ٹی اے کی برکات

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک ارشاد کا حوالہ دیا جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ اللہ کی تائید بجلی کے کوندوں کی طرح زمین کے کناروں تک پہنچ جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس میں واضح طور پر ایم ٹی اے کی خبر دی گئی ہے۔ مخالفین ایم ٹی اے کے خلاف زور مار رہے ہیں کہ MTA بند ہو جائے اور

باقی صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2-50 روپے

مرتبہ حافظ عبدالحلیم صاحب

نمبر 28

# اردو کلاس کی باتیں

ریکارڈ شدہ- 28-نومبر 1998ء
نشر- 30- نومبر 1998ء

## حضرت منشی ظفر احمد صاحب

فرمایا۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلہ کی بڑی اچھی اچھی روایات ہیں۔ انکی یادداشت بھی بہت اچھی تھی قابل بھی بہت تھے اور حضرت مسیح موعود سے محبت بھی تھی اتنی زیادہ کہ حضرت مسیح موعود بعض دفعہ آپ کو اپنا ہی وجود کہتے تھے۔ پیار کے اظہار کے لئے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو جو ڈاک آئی ہوئی اس میں سے خط پڑھ کر سنا رہے تھے۔ ایک خط نہیں پڑھا اور الگ رکھ دیا اس پر حضرت مسیح موعود نے پوچھا کہ یہ کیوں نہیں پڑھا۔ انہوں نے کہا اس پہ لکھا ہوا ہے کوئی غیر نہ پڑھے مسیح موعود نے فرمایا آپ کب غیر ہیں۔ آپ تو غیر نہیں ہیں آپ بھی پڑھیں۔ انہوں نے پڑھ کر سنا دیا۔ انکی ایک بہت پیاری روایت حضرت مسیح موعود کے رونے کے متعلق ہے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ (بیت) مبارک کے ساتھ جو کمرہ ہے وہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے حضرت مسیح موعود اندر سے باہر تشریف لائے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے جس طرح آنکھیں دکھنے آجاتی ہیں اس طرح ظاہر کر رہی تھیں۔ کہتے ہیں یہ حالت بہت کم دیکھنے میں آتی ہے جو اتنا شدت کا مسیح موعود کو کوئی غم پہنچا ہو۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی وہاں بیٹھے تھے۔ وہ بے تکلفی سے بات کر دیا کرتے تھے انہوں نے کہا حضور کیا بات ہے۔ حضور نے فرمایا آج مجھے حسان کے ان اشعار نے بہت رلایا ہے (حضور ایدہ اللہ نے گلوگیر آواز میں فرمایا) دیکھو یہ ہے صداقت کی نشانی مسیح موعود کی باتوں میں۔ اور حسان کا جو شعر تھا جس نے بہت رلایا وہ یہ ہے۔

کفت السواد لناظری فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو حسان بن ثابت نے یہ شعر کہے۔ کہ تو میری آنکھ کی پتلی تھا (تجھ پر میری پتلی اندھی ہوگئی ہے لفظی ترجمہ یہ ہے) اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ پتلی اب تجھے نہیں دیکھ رہی اور دنیا کی مجھے پرواہ کوئی نہیں جس کو میں دیکھنا چاہتا تھا وہ تو اس پتلی سے نظر نہیں آرہا تو یہ پتلی تجھ پر اندھی ہو گئی یعنی تجھے دیکھنے سے قاصر ہو گئی۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرتا پھرے۔ میں تو صرف تیرے بارے میں ڈرا کرتا تھا (حضرت صاحب نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہ ہو جائیں۔

فرمایا۔ اس پہ روئے کیوں تھے؟ دردناک شعر ہے ویسے اسکو پڑھ کے رونا تو آتا ہے لیکن اس میں حکمت کیا تھی حضرت مسیح موعود کیوں روئے تھے؟ حضور نے عودہ صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا آپ بتائیں کیا وجہ تھی؟ عودہ صاحب نے جواب میں کہا کاش میں نے یہ شعر کہا ہوتا (مسیح موعود اس وجہ سے رو رہے تھے) حضور نے فرمایا۔ شاباش۔ مسیح موعود کو یہ رشک تھا کہ اتنا اچھا شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مجھے کیوں نہیں سوجھا۔ حسان کو کیوں سوجھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں آپ نے اتنا کچھ کہا اور ایک آدمی بھی جو بازی لے گیا اس پر آپ کا دل جو ہے غم محسوس کر رہا ہے۔ کتنا عظیم الشان واقعہ ہے۔

ایک اور دلچسپ روایت ہے اس کا بھی مسیح موعود کے رونے سے تعلق ہے۔ ایک دفعہ ہم مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ جب باہر آئے تو آپ کی انگلیوں کے بیچ بہت خوفناک اگزیما تھا۔ چھالے نکلے ہوئے تھے۔ انگلیاں جڑ نہیں سکتی تھیں اتنی تکلیف تھی۔ اس کے بعد مسیح موعود پھر اندر چلے گئے۔ کہتے ہیں۔

عصر کے بعد پھر مسیح موعود دوبارہ باہر آئے۔ اب جب آئے ہیں تو آنکھیں رو رو کے سوجی ہوئی تھیں (حضور ایدہ اللہ نے یہ فقرات بھرائی ہوئی آواز میں ادا فرمائے) کہتے ہیں ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید تکلیف بہت ہو گئی ہے مگر دیکھا تو ہاتھ بالکل صاف لگا اس میں تکلیف کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ ہم حیران کہ آپ روئے کیوں ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

یہ واقعہ جو ہے بہت مزے دار ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ اپنے پیاروں سے الہام میں بھی کھیلیں کھیلتا ہے۔ بظاہر بہت سخت لفظ بولا ہے اللہ میاں کے متعلق لیکن جس سے پیار ہو اس سے اس قسم کی باتیں اللہ کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود روئے اس بات پہ تھے کہتے ہیں کہ جب میں اندر گیا تو مجھے خیال آیا کہ میں اتنا کام لکھنے کا کر رہا ہوں اور بے شمار کتابیں لکھنی ہیں اور دشمنوں کے جواب دینے ہیں، قرآن کریم کی تفسیریں لکھنی ہیں۔ اللہ میاں کے کام کر رہا ہوں۔ اور ہاتھ دیکھو۔ یہ ہاتھ ٹھیک نہیں ہوں گے تو کام کیسے کروں گا۔ اس پر الہام ہوا۔
"ہم نے تیرے ہاتھوں کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے"

باقی صفحہ 7 پر

# عنایات الٰہی کا شکریہ

حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار
اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر دیار
اس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرورِ روزگار
سرزمینِ ہند میں ایسی ہے شہرت مجھ کو دی
جیسے ہووے برق کا اک دم میں ہر جا انتشار
میرے جیسے کو جہاں میں تو نے روشن کر دیا
کون جانے اے مرے مالک ترے بھیدوں کی سار

یہ اشعار لندن میں جلسہ قادیان 98ء کے لئے منعقدہ افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب سے پہلے پڑھے گئے۔

بقیہ صفحہ 1

اللہ تیزی سے اس کو دنیا کے کناروں تک پہنچا رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ 1980ء کی دہائی میں ضلع وارنگل میں احمدیوں کے خلاف پروپیگنڈہ کیا گیا کہ احمدی روپیہ کے لالچ میں دوسروں کو احمدی بناتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جھوٹ کے بغیر ان لوگوں کا گذارہ ہی نہیں۔ احمدی ہونے والوں سے تو چندہ لیا جاتا ہے۔ اس علاقے میں گذشتہ 3-4 ماہ میں خدا کے فضل سے 50 ہزار احمدی ہو چکے ہیں۔

آخر میں حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات پیش فرمائے۔ جس میں حضرت مسیح موعود نے ابتلاء کے فلسفہ پر روشنی ڈالی ہے اور فرمایا ہے کہ خدا کے پیاروں کا کوئی دکھ خدائی مصلحت سے خالی نہیں ہوتا۔ اس کا مقصد دنیا میں نیک بندوں کا نمونہ قائم کرنا ہے۔ جو لوگ مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں ان کو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اگر تم اللہ کے حضور صادق ہو تو کسی کی مخالفت تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

ایک اور ارشاد میں حضرت مسیح موعود نے خدا کی ناراضگی سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا کہ اگر تم خدا کی نظروں میں متقی ہو تو تم کو کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔ وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔

**تازہ خبر**

اس مرحلے پر حضور نے فرمایا کہ قادیان سے ابھی ابھی یہ پیغام موصول ہوا ہے کہ آواز بھی اور تصویر بھی بڑی صاف آرہی ہے اور لوگ ہمہ تن شوق سے ٹی وی سیٹوں پر نظریں جمائے بیٹھے ہیں۔ ترجموں کا کام بھی جاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا میری سب کو نصیحت ہے اب بے خوف ہو کر دنیا میں پھیل جاؤ۔ تم خوفوں سے نکل کر آئے ہو۔ خدا نے آتی دفعہ تمہاری حفاظت کی وہ واپسی پر بھی تمہاری حفاظت کرے گا۔ تمام دنیا میں احمدیت کو غالب کر دیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا تمام قادیان والوں کو کل عالم کی احمدی جماعتوں کی طرف سے جلسے کی مبارکباد۔

بعد ازاں حضور نے دعا کرائی جس میں ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا بھر کے ممالک میں احمدیوں نے شرکت فرمائی اور اس کے بعد حضور سلام کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔ حضور کا خطاب پونے دو گھنٹے جاری رہا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ: حافظ محمد نصر اللہ صاحب

# چہ خوش بودے

## حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی پاکیزہ سیرت

یہ سب واقعات مبشرین احمد جلد اول مصنفہ ملک صلاح الدین ایم اے قادیان سے لئے گئے ہیں

### سب جنتی ہیں

حضرت ملک غلام فرید صاحب بیان فرماتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنے بیٹے میاں عبدالحی صاحب کو اپنے مکان میں مغرب کے بعد درس دیا کرتے تھے۔ حضور کا یہ طریق تھا کہ درس میں امت محمدیہ کے بزرگوں کے حالات کثرت سے سنایا کرتے تھے۔ ایک دن دوران درس حضور نے حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ کے تعلق باللہ کے ذکر میں فرمایا کہ ایک دن حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب غالباً درس دے رہے تھے کہ آپ پر کشفی حالت طاری ہو گئی۔ جس کے بعد آپ نے فرمایا کہ کوئی صاحب میری مجلس سے نہ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ اپنی مجلس کے حاضرین کے لئے دعا کر اور تیری دعا سے یہ سب جنت میں جائیں گے۔ اسی وقت شاہ صاحب نے اپنے ایک مرید سے کہا کہ حاضرین مجلس کی تعداد گن لو۔ اس کے بعد آپ نے دعا کی اور دعا کے بعد پھر اسی مرید سے فرمایا کہ حاضرین کی تعداد گن لو۔ کیونکہ دعا کے بعد انہوں نے ایک اجنبی شخص کو اپنی مجلس میں دیکھا جو دعا کے شروع ہونے کے وقت مجلس میں نہیں تھا۔ اس مرید نے شمار کر کے بتایا کہ تعداد اتنی ہی ہے۔ شاہ صاحب حیران ہوئے کہ تعداد بھی اتنی ہی ہے اور ایک شخص زائد بھی بیٹھا ہے۔ اتنے میں ایک شخص باہر سے اندر آگیا۔ جو دعا شروع ہونے سے پہلے مجلس میں موجود تھا۔ اس سے پوچھا کہ تم کہاں گئے تھے۔ اس نے کہا کہ پیشاب کی حاجت کے لئے میں باہر چلا گیا تھا۔ نووارد سے آپ نے پوچھا کہ تم کیسے اس مجلس میں آگئے تھے۔ اس نے کہا کہ میں گزر رہا تھا کہ مجھے آواز سنائی دی کہ دعا ہونے لگی ہے یہ سن کر میں بھی اندر آگیا۔

یہ واقعہ ذکر کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ مجھے بھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تو بھی اپنے حاضرین مجلس کے لئے دعا کر اور یہ سب جنت میں جائیں گے۔ کوئی صاحب میری مجلس سے اٹھ کر نہ جائیں۔ اتفاق سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو اس وقت کمرے کے آخری کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اٹھ کر باہر جانے لگے۔ حضرت خلیفہ اول چونکہ دراز قامت تھے۔ آپ نے دیکھا کہ کوئی شخص مجلس سے باہر جا رہا ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کون شخص جا رہا ہے۔ معلوم ہونے پر آپ بہت بے تاب ہوئے اور کہا کہ جلدی لاؤ۔ میاں صاحب کو۔ جلدی لاؤ میاں صاحب کو۔ چنانچہ ایک شخص باہر گیا اور میاں صاحب کو فوراً واپس لے آیا اور حضرت خلیفہ اول نے حاضرین سمیت دعا کی۔

میں بالکل یقین سے تو نہیں کہہ سکتا مگر میرا خیال ہے کہ اس مجلس میں نواب میاں عبداللہ خان صاحب کے علاوہ جو یقیناً اس وقت وہاں تھے ان کے برادر خورد میاں عبدالرحیم خان صاحب اور برادرم صوفی محمد ابراہیم صاحب بھی تھے۔ میرے عم زاد ملک بشیر علی صاحب نے بتایا کہ وہ بھی بالکل اتفاقی طور پر اس مجلس میں حاضر تھے۔ بزرگوں میں سے مولوی عبداللہ صاحب بوتالوی ان دنوں میں قادیان میں آئے ہوئے تھے اور اس وقت موجود تھے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے ان کی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں پیشاب کرنے کے لئے باہر نکلا تھا، لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بھیجا ہوا شخص مجھے بزور گھسیٹ کر واپس لے آیا۔"

(مبشرین احمد جلد اول ص 29)

### قرآن سے محبت

حضرت ملک غلام فرید صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ذکر حضور کی قرآن کریم سے محبت کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ جس باقاعدگی اور محبت سے حضور نے حضرت مسیح موعود کے وقت میں اور پھر اپنی خلافت کے عرصہ میں قرآن کریم کا درس دیا وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ حضرت خلیفہ اول کا قرآن کریم کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا کہ اپنی عمر کے آخری پانچ چھ مہینوں میں جب آپ بہت ہی ضعیف ہو گئے اور بیت اقصیٰ میں درس کے لئے جانا آپ کے لئے آسان نہ رہا تو بھی آپ بصد مشکل وہاں پہنچ جاتے رہے۔ اس طرح کہ اپنے مکان سے دوسروں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر دفتر محاسب تک جو بیت مبارک کے نیچے تھا پہنچتے تھے۔ وہاں آپ کے لئے ایک کرسی رکھ دی جاتی تھی۔ اس پر آپ تھوڑی دیر آرام فرماتے تھے۔ پھر آپ کسی کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر والی عمارت تک جاتے تھے۔ جو ایک ہندو ڈپٹی کا مکان تھا اور وہاں تھڑے پر ٹیک لگا کر آپ سانس لیتے تھے۔ پھر وہاں سے بیت اقصیٰ تک اسی طرح پہنچتے تھے۔ جب کمزوری بڑھنے سے یہ صورت بھی محال ہو گئی تو آپ نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں درس دینا شروع کر دیا۔ جب پھر اور زیادہ ضعیف ہونے کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ تک جانا بھی محال ہو گیا تب آپ میاں عبدالحی صاحب کی بیٹھک کے اندرونی برآمدہ میں چند دن درس دیتے رہے۔ آخری درس 2 یا 3 فروری کو آپ نے دیا۔ میں سامنے دو تین فٹ پر بیٹھا تھا آپ اتنے نحیف تھے کہ مجھ تک بھی آواز بہت مشکل سے پہنچتی تھی۔ لیکن عشق قرآن مجید کے باعث آپ درس دے رہے تھے۔"

(مبشرین احمد جلد اول ص 31)

### رزق کے بارے میں نصیحت

حضرت ملک غلام فرید صاحب فرماتے ہیں۔

"آپ کے آخری درس کے ایک دن پہلے کے درس کا یہ واقعہ ہے کہ درس کے وقت اتفاق سے آپ کے بڑے صاجزادہ میاں عبدالحی صاحب آپ کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور درس سورہ الذاریات کے تیسرے رکوع کا تھا۔ آپ نے میاں عبدالحی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میاں عبدالحی! ہم تو جا رہے ہیں۔ بیٹا! ہمارے گھر میں مال نہیں ہے۔ لیکن میرے بیٹے! گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ آسمان پر رزاق خداوند موجود ہے۔ جب کبھی زندگی میں تمہیں مالی تنگی محسوس ہو تو اپنے رب سے اس طرح دعا کرنا کہ الٰہی! جس طرح تو میرے باپ کو رزق دیتا تھا تو مجھے بھی رزق دے۔ تو میرے بیٹے! میں امید کرتا ہوں کہ تمہیں رزق کی تنگی نہیں رہے گی۔"

(مبشرین احمد جلد اول ص 31)

### اللہ تعالیٰ پر توکل

"حضرت مولانا نور الدین صاحب کا توکل اپنے رب پر اس قدر بلند تھا کہ باوجود اس کے کہ زندگی میں آپ نے لاکھوں روپے ہی کمائے اور لاکھوں ہی خرچ کئے۔ لیکن بوقت وفات آپ کے گھر میں کوئی مال نہیں تھا اور آپ کی اولاد کی حالت یہ تھی کہ میاں عبدالحی صاحب اس وقت تیرہ چودہ برس کے تھے۔ صاجزادی امۃ الحی صاحبہ گیارہ سال کی تھیں اور دیگر سارے بچے بھی بالکل چھوٹے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا سب سے چھوٹا بچہ، بیٹا عبداللہ صرف چند ماہ کا تھا۔ اتنی چھوٹی اولاد کو نور الدین چھوڑ کر اپنے رب کے پاس جا رہے تھے اور ان کو کوئی گھبراہٹ نہ تھی کہ ان کی اولاد ان کے بعد زندگی کیسے گزارے گی۔"

(مبشرین احمد جلد اول ص 32)

### قرض کی ادائیگی کا قصہ

حیات نور میں حضرت شیخ عبدالقادر صاحب سوداگر صفحہ 184 پر رقم فرماتے ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی موقعہ پر اس قرض کی ادائیگی کا قصہ بھی بیان کر دیا جائے۔ محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے فرمایا کرتے ہیں کہ جتنا موقعہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی صحبت میں رہنے کا ملا ہے بہت کم لوگوں کو اتنا موقعہ ملا ہو گا۔ آپ نے بارہا اس قرض کی ادائیگی کا ذکر فرمایا لیکن یہ کبھی نہ بتایا تھا کہ وہ قرض حضور نے کس طرح ادا فرمایا۔ حضور کا زمانہ گزر گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا زمانہ آیا۔ اس میں سے بھی کافی عرصہ گزر گیا۔ میں نے جب قرآن مجید کی انگریزی تفسیر کی طباعت کے سلسلہ میں لاہور آنا شروع کیا تو ایک مرتبہ جناب ملک غلام محمد صاحب قصوری کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس قرض کی ادائیگی کا ذکر چل پڑا۔ محترم ملک صاحب مرحوم نے فرمایا کہ حضرت مولوی صاحب جب سیاسی حالات کے ماتحت مہاراجہ جموں و کشمیر کی ملازمت سے الگ کئے گئے تو بعد میں حالات کے سدھرنے پر مہاراجہ صاحب کو خیال آیا کہ مولوی صاحب ایک بہت بڑے حاذق طبیب تھے ان کو ملازمت سے علیحدہ کرنے میں ہم سے ظلم اور ناانصافی ہوئی ہے انہیں واپس لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ سے جب عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اب میں ایسی جگہ پہنچ چکا ہوں کہ اگر مجھے ساری دنیا کی حکومت بھی مل جائے تو میں اس جگہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ چونکہ مہاراجہ صاحب کو اس ناانصافی کا شدت سے احساس تھا اس لئے انہوں نے اس کا ازالہ کرنے کی یہ تجویز کی کہ اب کی مرتبہ جنگلات کا ٹھیکہ صرف اسی شخص کو دیا جائے جو منافع کا نصف حصہ حضرت مولوی صاحب کو ادا کرے۔ چنانچہ اسی شرط کے ساتھ ٹنڈر طلب کئے گئے۔ جس شخص کو ٹھیکہ ملا اس نے جب سال کے بعد اپنے منافع کا حساب کیا تو خدا تعالیٰ کی حکمت کہ اسے ٹھیک تین لاکھ نوے ہزار روپیہ منافع ہوا جس کا نصف ایک لاکھ پچانوے ہزار بنتا تھا اور اسی قدر حضور کے ذمہ قرض تھا۔ چنانچہ جب یہ روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضور نے فرمایا یہ روپیہ ریاست میں واپس لے جا کر فلاں سیٹھ صاحب کو دے دیا جائے۔ ہم نے اس کا قرض دینا ہے دوسرے سال مہاراجہ نے پھر اسی شرط پر ٹھیکہ دیا لیکن اس سال جب منافع کا نصف روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضور نے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ نہ اس کام میں میرا سرمایہ لگا نہ میں نے محنت کی میں اس کا منافع لوں تو کیوں لوں؟ ٹھیکہ دار نے کہا جناب! مجھے تو یہ ٹھیکہ ملا ہی اس شرط پر تھا۔ آپ ضرور اپنا حصہ لے لیں۔ ورنہ آئندہ مجھے ٹھیکہ نہیں ملے گا۔ حضور نے فرمایا اب خواہ کچھ ہی ہو میں یہ روپیہ نہیں لوں گا۔ اس نے کہا پھر پچھلے سال کیوں لیا تھا؟ فرمایا۔ وہ تو میرے رب نے اپنے وعدے کے مطابق میرا قرض اتارنا تھا۔ جب وہ اتر گیا تو اب میں کیوں لوں۔ اس پر وہ ٹھیکہ دار واپس چلا گیا۔

(مبشرین احمد جلد اول ص 32)

### توکل کی ایک نادر مثال

محترم ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ آف کسووال ضلع ساہیوال یہ تحریر کرتے ہیں کہ۔

"تذکرہ میں حضرت مسیح موعود کا ایک الہام "عبدالباسط" ہے اور ساتھ یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا تھا کہ حضور کا یہ الہام میرے بارے میں ہے۔ حضرت خلیفہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المسیح الاول کی تمام زندگی اس الہام کی شاہد ناطق ہے۔ اس بارے میں حضرت ملک غلام فرید صاحب نے مجھے اور میرے بھائی ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان کو غالباً ربوہ میں (جبکہ میرے بھائی پاکستان آئے ہوئے تھے) ایک عجیب و غریب واقعہ سنایا۔ حضرت ملک صاحب فرماتے تھے کہ

جو دوست قادیان میں آتے۔ وہ اپنی رقم کی حفاظت کی خاطر اپنا روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس جمع کروا دیتے اور جب کبھی ایسے کسی دوست نے واپس جانا ہوتا تو وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا تو حضور حاضرین میں سے کسی کو فرماتے کہ میری صدری پکڑاؤ (حضور اپنی صدری نمازوں سے واپس آکر دروازے یا کیل سے ٹانک دیتے) حضور پوچھ لیتے کہ کتنی رقم ہے اور پھر صدری کی جیب میں ہاتھ ڈال کر روپے نکال کر اس دوست کے ہاتھ میں دے دیتے اور فرماتے کہ گن لو کہ رقم ٹھیک مل گئی ہے۔

حضرت ملک صاحب فرماتے کہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ رقم زیادہ ہوتی تو حضور اس دوست کو فرماتے کہ میرے مکان کا جو دروازہ گلی میں کھلتا ہے اس کی طرف آجائیں اور حضور جاتے اور اسی وقت کل رقم ادا کر دیتے اور حضور اپنے گھر میں رقم نہیں رکھتے تھے۔ حضرت ملک صاحب نے یہ بھی بتلایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہ بھی فرمایا تھا کہ امانت کی رقم خرچ نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دی ہے کیونکہ اس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ میری ضروریات خود مہیا فرمائے گا۔

ایک دفعہ کا واقعہ مولوی محمد جی صاحب ہزاروی نے حضرت ملک غلام فرید صاحب کو سنایا جو حضرت مولوی صاحب کے کام میں ان کی معاونت کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ ایک دوست جس نے کافی رقم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس امانت رکھی ہوئی تھی۔ اپنی امانت واپس لینے کے لئے آئے۔ حضور نے فرمایا کہ ظہر کی نماز کے بعد آکر لے جائیں اور حضور نے حسب عادت جب نماز سے واپس آئے تو ہمیں صدری دی کہ اسے لٹکا دو۔ مولوی محمد جی صاحب نے بتلایا کہ میں نے صدری کی جیبوں کی اچھی طرح تلاشی لی۔ لیکن وہ بالکل خالی تھیں اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جیبوں میں تو ایک پیسہ نہیں۔ دیکھتے ہیں حضور اپنے وعدہ کی ادائیگی کس طرح کرتے ہیں اتنے میں وہ شخص آگیا تو حضور نے فرمایا میری صدری پکڑاؤ اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر رقم نکال کر اس شخص کو دی اور کہا کہ اپنی رقم گن لیں۔ گننے کے بعد اس دوست نے کہا کہ رقم پوری ہے۔ مولوی محمد جی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد ہمیں یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ رزق کے معاملے میں حضور کا متکفل ہے اور آئندہ تجسس چھوڑ دیا"

(مبشرین احمد جلد اول ص 34)

## ہمدردی خلق

حضرت ملک غلام فرید صاحب فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفہ اول بھی ہمراہ تھے۔ حضرت خلیفہ اول کا یہ دستور تھا کہ جہاں کہیں جاتے خواہ ان کا قیام ایک دو دن کے لئے ہی ہوتا آپ مریضوں کو دیکھتے اور قرآن مجید کا درس بھی دیتے۔ ایک غیر احمدی حافظ عبدالکریم صاحب کو کوئی بیماری تھی۔ انہوں نے ایک احمدی شیخ مشتاق حسین صاحب سے کہا کہ مشتاق حسین! آپ کے مولوی صاحب لاہور آئے ہوئے ہیں اور وہ بہت بڑے طبیب ہیں۔ مجھے ان کے پاس لے چلو تاکہ میں اپنی بیماری کا علاج ان سے پوچھوں۔ جب مشتاق صاحب حافظ عبدالکریم صاحب کو لے کر حضرت خلیفہ اول کے پاس پہنچا تو آپ مریضوں کو دیکھ رہے تھے اور آپ کے سامنے کچھ روپے پڑے تھے۔ حافظ صاحب کی موجودگی میں آپ نے ایک مریض کو دیکھا جو بہت غریب تھا اور اتفاق سے اس کو بھی وہی مرض تھا جو حافظ صاحب کو تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے اس غریب کو دو تین پیسے کا نسخہ لکھ دیا۔ جب حافظ صاحب کی باری آئی تو آپ نے حافظ صاحب کو بھی غور سے دیکھ کر نسخہ تجویز کر دیا جو پچیس روپے کا تھا۔ ان دنوں سونے کے پونڈ لیگل ٹنڈر کے طور پر استعمال ہوتے تھے۔ نسخہ لے کر حافظ صاحب نے جیب میں ہاتھ ڈال کر چھ یا سات پونڈ نکال کر حضرت مولوی صاحب سے عرض کیا کہ یہ آپ کی فیس ہے۔ آپ نے فرمایا کہ علاج تو ہم درد دل کے لئے کرتے ہیں فیس کے لئے تو نہیں کرتے۔ شاید آپ کو میرے سامنے روپے پڑے دیکھ کر یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ یہ فیس کے روپے ہیں۔ یہ تو ہماری جماعت کے مختلف مدات کے چندے ہیں جو ہمارے احباب نے مجھے دیئے ہیں۔ یہ سن کر حافظ صاحب نے پونڈ تو اپنی جیب میں ڈال لئے اور عرض کیا کہ پھر آپ میرے لئے دعا ہی کریں۔ فرمایا دعا کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ یہ تو تعلق سے ہوتی ہے۔ حافظ عبدالکریم صاحب نے مشتاق صاحب سے کہا کہ آپ کے مولوی صاحب بھی عجیب آدمی ہیں۔ فیس میں نے پیش کی تو لینے سے انکار کر دیا اور دعا کے لئے عرض کیا تو کہا کہ دعا کا معاملہ بڑا نازک ہے اور یہ تعلق سے ہوتی ہے اور جہاں میری والی مرض میں مبتلا شخص کو دو تین پیسے کا نسخہ لکھ دیا اور مجھے پچیس روپے کا۔ مشتاق صاحب نے کہا کہ حضرت مولوی صاحب ہر شخص کو اس کی مالی استطاعت کے مطابق نسخہ لکھ کر دیتے ہیں۔ اگر اس غریب آدمی کو قیمتی نسخہ لکھ کر دیتے تو وہ خرید نہ سکتا اور اگر آپ کو دو تین پیسے کا نسخہ لکھ کر دیتے تو آپ حقارت سے اس کو پھینک دیتے۔"

(مبشرین احمد ص 35)

## غرباء کی کستوری

"حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اشیاء میں ایک جیسی تاثیرات رکھی ہیں۔ مثلاً ہینگ غرباء کی کستوری ہے۔"

(مبشرین احمد ص 36)

## ایک خادم کی دعوت

## حضرت خلیفہ اول کے گھر

حضرت ملک غلام فرید صاحب بیان کرتے ہیں کہ۔

"مجھے بھائی چوہدری حاکم دین صاحب مرحوم نے بتایا تھا کہ جن دنوں میں بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں خادم طفلاں تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے اہل خانہ حضرت اماں جی سے فرمایا کہ میرا ایک دوست حاکم دین ہے۔ اس کی دعوت کرو۔ اماں جی کو کیا علم کہ حاکم دین کون ہے۔ ان کے پڑوس میں چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار ضلع سرگودھا والے رہتے تھے جو کہ ایک معزز اور مالدار آدمی تھے اور بہت پرانے احمدی تھے۔ اماں جی نے چوہدری حاکم علی صاحب کی دعوت سمجھ کر ان کو دعوت پر بلایا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے اماں جی سے کہا کہ میں نے چوہدری حاکم دین صاحب کی دعوت کے لئے کہا تھا۔ آپ نے ابھی تک ان کی دعوت نہیں کی۔ اماں جی نے کہا کہ میں نے ان کی دعوت کر دی تھی فرمایا کہ میں نے تو انہیں کسی دن اپنے گھر آتے نہیں دیکھا۔

باتوں باتوں میں جب حضور کو علم ہوا کہ اماں جی نے بجائے چوہدری حاکم دین کے چوہدری حاکم علی صاحب کی دعوت کر دی تھی۔ تو فرمایا کہ میرا دوست تو چوہدری حاکم دین ہے جو بورڈنگ میں خادم طفلاں ہے۔ جب بھی چوہدری حاکم دین صاحب یہ بات سنایا کرتے تھے تو رونے لگ جاتے تھے کہ کہاں حضرت خلیفۃ المسیح جیسا عظیم الشان انسان اور کہاں حاکم دین خادم طفلاں۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ حضرت خلیفہ اول کی اس اظہار شفقت کا باعث کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ وہ خادم طفلاں تھے اور بورڈنگ میں حضور کے صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب سال بھر رہے تھے اور چوہدری صاحب ان کی خدمت کرتے ہوں گے اور گھر بھی آتے ہوں گے۔ اور اس وجہ سے حضور کو ان کا لحاظ تھا اور ان کی شفقت اور قدر دانی ایسی تھی۔"

(مبشرین احمد ص 37)

## حضرت خلیفہ اول کے اخلاق حسنہ کی ایک حسین مثال

حضرت ملک غلام فرید صاحب بیان فرماتے ہیں۔

"چوہدری حاکم دین صاحب نے مجھے بتایا کہ جب میری پہلی لڑکی امۃ اللہ کی ولادت کا وقت آیا تو میری بیوی کو دردزہ سے بہت تکلیف تھی۔ اس شفقت کی بناء پر جو حضرت خلیفہ اول مجھ سے فرماتے تھے۔ میں رات کے بارہ بجے کے قریب بورڈنگ تعلیم الاسلام سے اندرون قصبہ آیا اور حضرت خلیفہ اول کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور اس وقت اس کمرہ میں سو رہے تھے جس کی مغربی دیوار اس گلی میں تھی جو الحکم سٹریٹ سے بیت مبارک کو جاتی ہے۔ لیکن مجھے حضور کو ایسے وقت بیدار کرنے سے روکا گیا۔ حضور نے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سن کر پوچھا کون ہے!

جب میں نے اپنا نام بتلایا تو حضور نے پوچھا۔ کیوں میاں حاکم دین! کیا بات ہے! میں نے عرض کی کہ میری بیوی کو دردزہ کی سخت تکلیف ہے اور بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ یہ سن کر حضور نے دعا کر کے کھجور کے کچھ دانے دیئے اور فرمایا کہ یہ دانے میں اپنی بیوی کو کھلا دوں اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو اطلاع دوں۔ میں واپس آیا اور کھجور بیوی کو کھلا دی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد بچی پیدا ہو گئی۔ میں نے خیال کیا کہ رات کا وقت ہے اس وقت جا کر بچی کی ولادت کی خبر پہنچا کر حضور کو کیا تکلیف دینی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت آکر میں نے اس کی ولادت کی خبر حضور کو کر دی۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ میاں حاکم دین۔ تم نے اپنی بیوی کو کھجور کھلا دی اور تمہاری بچی پیدا ہو گئی۔ تم اور تمہاری بیوی آرام سے سو گئے۔ لیکن نور الدین ساری رات جاگتا رہا اور تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا۔ یہ بات سنا کر حاکم دین صاحب رو پڑے اور کہنے لگے کہ کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نور الدین اعظم"

(مبشرین احمد ص 38)

## خرچ میں کفایت کی نصیحت

حضرت ملک غلام فرید صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم مینجر نصرت گرلز سکول قادیان نے مجھے بتایا کہ جب وہ بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سپرنٹنڈنٹ تھے ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الاول دو یا تین یتیموں کا خرچ اپنی طرف سے دیا کرتے تھے۔ انہی دنوں میاں عبدالحی صاحب کو بھی حضور نے بورڈنگ میں داخل کروایا۔ ان یتیم بچوں کے اخراجات کے متعلق کبھی مجھ سے جو سپرنٹنڈنٹ تھا' نہیں پوچھا تھا کہ اتنا خرچ کیوں ہے۔ لیکن جب اپنے بیٹے میاں عبدالحی صاحب کو بورڈنگ میں داخل کروایا تو مجھے فرمایا۔ میاں غلام محمد! میں ایک غریب آدمی ہوں۔ یہ خیال رکھیں کہ عبدالحی کا خرچ کم ہو۔ میں زیادہ ادا نہیں کر سکتا۔ چوہدری صاحب یہ بات سنا کر مجھے کہنے لگے کہ یتیم بچوں کا خوچ ادا کرتے ہوئے کبھی آپ نے مجھ سے نہیں پوچھا تھا۔ جتنا بل بھیجتا تھا ادا فرما دیتے تھے۔ لیکن اپنے بچے کے متعلق یہ ارشاد فرمایا۔" (مبشرین احمد ص 39)

## حضرت خلیفہ اول پر قاتلانہ حملہ کی کوشش

"حضرت خلیفہ اول کے زمانے میں ان کی حفاظت کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ 1910ء کی بات ہے کہ جماعت ہفتم کا ایک طالب علم پالو رام ساکن قادیان اچھا شریف لڑکا سمجھا جاتا تھا۔ ایک روز رات کو وہ ایک سکھ سمیت غالباً کسی دیوار کو پھاند کر حضرت خلیفہ اول کو قتل کرنے کے لئے آ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چوہدری صاحب

# محترم شیخ امری عبیدی صاحب

## ایک واقف زندگی جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ملک تنزانیہ کا وزیر بنادیا

مشرقی افریقہ کی دعوت الی اللہ کی تاریخ میں محترم شیخ امری عبیدی جیسے عالم باعمل اور صاحب رؤیا و کشوف کا نام ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ محترم شیخ عبیدی نومبر 1936ء میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی دعوت الی اللہ سے داخل احمدیت ہوئے۔ اور انہی کے زیر تربیت دینی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ شیخ مبارک احمد صاحب ہی کی تحریک پر سرکاری ملازمت سے فارغ ہو کر یکم اکتوبر 1943ء سے مشرقی افریقہ میں دعوت الی اللہ کی خدمات بجا لانے لگے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو زبردست دماغ بخشا تھا اور تقریر کی غیر معمولی قابلیت بھی عطا کر رکھی تھی۔ اب جو دعوت الی اللہ کے میدان میں آئے تو خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت ان کے شامل حال ہوئی اور آپ کے ذریعے سے کئی لوگوں کو حق پہچاننے کی توفیق ملی۔ اسی طرح سواحیلی لٹریچر تیار کرنے میں آپ نے شیخ مبارک احمد صاحب کا پورے اخلاص و فدائیت کے ساتھ ہاتھ بٹایا۔ 1355ھ رمضان المبارک کے پہلے مبارک دن شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن حکیم کے سواحیلی ترجمہ کا کام شروع کیا اور کئی برسوں کی محنت شاقہ کے بعد 1943ء میں یہ کام مکمل ہو گیا۔ ترجمہ قرآن کا مسودہ مشرقی افریقہ کے ادارہ انٹر ٹیریٹوریل لینگوایجز کمیٹی برائے سواحیلی

(Inter- Territorial Languages Committe for Swahili)

کو بغرض رائے بھجوا دیا گیا۔ اس ادارے کے ماہرین نے کئی صفحات پر مشتمل اپنی رائے دیتے ہوئے کہا کہ یہ ترجمہ مجموعی اعتبار سے بہت اچھا ہے۔

## ترجمہ قرآن کی خدمت

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے ترجمہ سواحیلی کے پیش لفظ میں مزید لکھا:۔ "1945ء میں ہمارے عزیز بھائی شیخ امری عبیدی جو لمبا عرصہ میرے ساتھ رہے مجھ سے قرآن مجید پڑھنے اور عربی سیکھنے اور دیگر دینی امور میں دسترس حاصل کرنے اور خداداد صلاحیت کے باعث اس قابل ہو گئے کہ وہ اس پر مزید ماہرانہ تنقیدی نگاہ ڈال سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کا بغور مطالعہ، موازنہ اور تصحیح کا کام شروع کر دیا اور عربی زبان سے اس کا تطابق اور درستی کی طرف بھی توجہ دی اور کئی مفید مشورے بھی دیئے......"

## ربوہ میں تعلیم

1954ء میں آپ ربوہ بھجوائے گئے اور مزید دینی تعلیم حاصل کر کے 24۔ اپریل 1956ء کو آپ واپس مشرقی افریقہ تشریف لے گئے۔ ان دنوں افریقہ کی تحریک آزادی زوروں پر تھی۔ قانون کے اندر رہتے ہوئے انہوں نے بھی اس میں مناسب حصہ لیا اور اس میدان میں بڑا نام پیدا کیا۔ بڑے بڑے افریقن سیاسی رہنما ان سے مشورہ کرتے اور ان کی رائے کی قدر کرتے تھے۔

## قومی خدمات

15۔ فروری 1960ء کو آپ پہلی بار دارالسلام کے میئر (صدر بلدیہ) منتخب ہوئے جس سے دعوت الی اللہ کا ایک نیا رستہ کھل گیا اور سرکاری حلقوں میں بھی احمدیت کی آواز بلند ہونے لگی۔ یاد رہے دارالسلام وہی علاقہ تھا جہاں احمدیت کی سخت مخالفت کی گئی اور جہاں سے شیخ امری عبیدی صاحب کو احمدی ہونے کی وجہ سے نکال دیا گیا تھا اور ان کو قتل کرنے کی دھمکیاں دی جا چکی تھیں۔ میئر بننے کے بعد آپ ٹانگانیکا لیجسلیٹو کونسل کے بلا مقابلہ ممبر بھی منتخب ہو گئے۔

ایک بار اسمبلی میں حقوق شہریت کا بل پیش ہوا جس کے پاس نہ ہونے کی صورت میں وہاں ایشیائی باشندوں کے لئے زبردست مشکلات پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ اسمبلی میں اس کی سخت مخالفت ہوئی۔ اس موقعہ پر جناب امری عبیدی صاحب نے دعا کی کہ انہیں ایسی تقریر کرنے کی توفیق ملے جس سے ہاؤس کی رائے بدل جائے اور حکومت کے حسب منشاء بل پاس ہو جائے تا افریقنوں کے ساتھ ساتھ ایشیائی اور یورپی باشندے بھی مساوی حقوق شہریت کے حقدار قرار پا سکیں۔ چنانچہ انہوں نے خدائی تائید سے ایسی معرکتہ الآراء تقریر کی کہ ہاؤس کی رائے یکسر بدل گئی۔ تقریر ختم ہوتے ہی وزیر اعظم چل کر آپ کے پاس آئے اور آپ سے بغلگیر ہو کر نہایت ہی مدلل اور کامیاب تقریر پر آپ کو مبارکباد دی۔ اخبارات نے آپ کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ ہاؤس میں ایسی عمدہ تقریر آج تک نہیں ہوئی۔ یورپی اور ایشیائی باشندوں نے بھی آپ کی تقریر کو بہت سراہا اور بعض کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ یہ احمدیہ مشن کا ایک ثمر ہے۔

آپ کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے ٹانگانیکا (یاد رہے کہ آزادی سے پہلے تنزانیہ کا نام ٹانگانیکا تھا مرتب) میں عیدالاضحیٰ کی تعطیل عام کا سوال اٹھایا اور حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم کر لیا۔ اسی طرح انہی کے زور دینے پر یہ فیصلہ بھی ہوا کہ جمعہ کے دن سرکاری دفتروں میں مسلمان ملازمین کو بارہ بجے کے بعد رخصت ہو گی۔

1962ء کے شروع میں ہی آپ ٹانگانیکا کے مغربی صوبے کے ریجنل کمشنر مقرر کر دیئے گئے۔

## حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے تاثرات

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے 1963ء کے اوائل میں مشرقی افریقہ کا دورہ کیا۔ شیخ امری عبیدی صاحب کے بارے میں آپ نے اپنی کتاب "تحدیث نعمت" میں تحریر فرمایا کہ "شیخ امری عبیدی کے اخلاص اور تقویٰ کی وجہ سے میرے دل میں ان کا حد درجہ احترام تھا اور میری شدید خواہش تھی کہ کسی صورت ان کی ملاقات کا موقع میسر آ سکے۔ شیخ امری عبیدی نہایت مخلص نوجوان تھے۔ وہ تنزانیہ کے صدر مملکت مسٹر جولیئس نائریرے کے ہم مکتب تھے اور اسی زمانہ سے ان کا آپس میں گہرا دوستانہ تھا۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد وہ دینی تعلیم کی تکمیل کے لئے ربوہ آئے اور سال ڈیڑھ سال جامعہ احمدیہ میں تحصیل علم میں گذارا اور زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ دارالسلام واپس جانے پر احمدیہ مشن ہاؤس میں ہی رہائش اختیار کی۔ نوعمری میں عبادات اور خدمت دین کا اعلیٰ معیار قائم کیا۔ عربی اور انگریزی میں خاصی مہارت حاصل کر چکے تھے۔ دارالسلام کے سب حلقوں میں ان کا بہت احترام تھا۔ پاکستان سے واپسی کے ایک دو سال کے اندر ہی وہ دارالسلام کے پہلے افریقی صدر بلدیہ منتخب ہوئے اور پہلے سال کی معیاد گذرنے پر بلا مقابلہ دوسرے سال کے لئے پھر میئر منتخب ہوئے۔ لیکن اس اونچے عہدے پر فائز ہونے کے باوجود اپنے معیار زندگی کی سادگی میں کوئی فرق نہ آنے دیا۔ ملک کی آزادی پر جب پارلیمنٹ کا پہلا انتخاب ہوا تو بلا مقابلہ پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوئے اور تھوڑے عرصہ بعد مغربی علاقے کے کمشنر کے منصب پر فائز ہوئے میں ابھی نیروبی میں تھا کہ ان کا پیغام ملا کہ وہ ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے دارالسلام آ رہے ہیں اور کچھ دن وہیں ٹھہریں گے...... انہوں نے یہ بھی بتلایا کہ صدر مملکت نے آپ کے قیام کا انتظام اپنے پاس سٹیٹ ہاؤس میں فرمایا ہے۔"

پھر حضرت چوہدری صاحب نے تحریر فرمایا کہ "دارالسلام میں تین دن بڑی دلچسپی میں گذرے۔ دو تین تقریریں بھی ہوئیں۔ سب سے دلچسپ صدر نائریرے کی صحبت رہی اور سب سے دل خوشکن شیخ امری عبیدی کی رفاقت" حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا کہ "شیخ امری عبیدی نے ایک روز فرمایا جیسا تمہیں علم ہے میں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ ربوہ سے دارالسلام واپس آنے پر میں پہلے میئر منتخب ہوا پھر پارلیمنٹ کا رکن منتخب ہوا اب علاقائی کمشنر ہوں۔ مجھے اس بات کی فکر ہے کہ میری یہ سرگرمیاں میرے وقف کی روح کے خلاف تو نہیں۔ تمہاری اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ میں دعا کے ذریعے ہدایت تو طلب کر رہا ہوں۔ چند دن ہوئے میں نے ایک خواب بھی دیکھا جس کا شاید اس بات سے بھی کچھ تعلق ہو۔ لیکن وہ خواب بیان کرنے سے پہلے میں تمہاری رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ اس معاملے میں میری رائے تو کوئی وقعت نہیں رکھتی اگر آپ کو اس سلسلے میں کوئی پریشانی ہے تو آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں عرض کریں اور جو ارشاد حضور کا ہو اس پر عمل پیرا ہوں۔ لیکن چونکہ آپ نے مجھ سے مشورہ طلب کیا ہے اس لئے اپنا ذوقی تاثر گذارش کر دیتا ہوں جو یہ ہے کہ آپ اس معاملے میں کمال اخلاص اور دیانت کے ساتھ اپنے ضمیر کو ٹٹولیں اگر آپ کا حقیقی مقصد خدمت دین ہے اور یہ مواقع جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مہیا فرمائے ہیں ان کے فرائض کو کمال دیانتداری کے ساتھ سرانجام دیتے ہوئے آپ پھر بھی ہر موقعہ کو خدمت دین کا ذریعہ بناتے ہیں تو آپ کی پریشانی کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ یہ مواقع اور یہ مناصب اپنی ذات میں آپ کے لئے پرکشش بن رہے ہیں تو پھر آپ کو بے شک فکر ہونی چاہئے۔ اس پر انہوں نے اپنا خواب سنایا۔ جس میں انہوں نے دیکھا کہ صدر نائریرے ایک سڑک پر سے گذر رہے ہیں۔ شیخ امری عبیدی صاحب سڑک کے کنارے پر اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہیں۔ صدر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور اور تو الفاظ میں کچھ نہیں فرمایا لیکن ایک پنسل ان کو عطا کی۔ میں خواب کی تعبیر تو سمجھ گیا لیکن ان سے اتنا ہی کہا خواب مبشر ہے۔ تعبیر ظاہر ہو جائے گی۔ میں افریقی ریاستوں کا دورہ ختم کر کے نیویارک واپس جا رہا تھا۔ سفر کے دوران میں نے ہوائی جہاز میں لندن ٹائمز میں سرخی دیکھی "ٹانگانیکا کی وزارت میں تبدیلیاں" فوراً شیخ امری عبیدی صاحب کا خواب یاد آیا اور بڑے شوق سے خبر کی تفصیل پڑھی۔ چھ سات وزارتوں میں تبدیلی کا اعلان تھا۔ اعلان کے مطابق شیخ امری عبیدی صاحب کو وزیر انصاف مقرر کیا گیا تھا (12۔ مارچ 1963ء کو ٹانگانیکا کے وزیر انصاف مقرر کئے گئے 1964ء کے شروع میں جب زنجبار کا علاقہ ٹانگانیکا سے ملا دیا گیا تو انہیں تعمیر قومی و ثقافت ملیہ کی وزارت سونپی گئی۔ (تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص 285) میں نے مبارکباد کا خط لکھا اور کہا یہ آپ کے خواب کی تعبیر ہے۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ چوہدری محمد شریف مبشر گیمبیا نے بھی یہی تعبیر کی ہے۔ گو میرا اپنا اندازہ یہ تھا کہ میرے سپرد کوئی ایسی خدمت کی جائے گی جس کا مقصد سواحیلی زبان کو رواج اور وسعت دینا ہو لیکن ایک رنگ میں میرا اندازہ بھی صحیح ثابت ہوا کیونکہ جناب صدر نے میرے منصب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس وزارت کا کام تو ایسا بوجھل نہیں ہے امید ہے آپ ساتھ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک عالم

محمد محمود طاہر صاحب

# بحر ہند کا جزیرہ ماریشس

بحر ہند میں واقع جزیرہ ماریشس جہاں آج سے چند سو سال قبل کوئی آبادی نہ تھی۔ آج چینی کی پیداوار اور سیاحت کے لحاظ سے زائرین کی توجہ حاصل کئے ہوئے ہے۔ یہاں کی بیشتر آبادی ہندوستانی افراد پر مشتمل ہے لیکن یوروپین اور چینی اقوام کے باشندے بھی اس چھوٹے سے جزیرے پر آباد ہیں۔ 1968ء میں آزادی حاصل کرنے سے پہلے یہ جزیرہ برطانیہ' فرانس' فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی اور ولندیزیوں کے زیر تسلط رہا ہے۔ برطانیہ اور فرانس کی جنگ کے دوران اسے جنگی اہمیت حاصل ہو گئی لیکن جنگ کے خاتمہ کے بعد یہاں پر برطانوی راج آگیا اور یہ جزیرہ بجائے جنگی اہمیت کے چینی کی پیداوار دینے والا جزیرہ بن گیا۔

## مختصر تاریخ

یہ جزیرہ بحر ہند میں مڈغاسکر سے 500 میل دور مشرق کی طرف واقع ہے۔ یہاں پر سب سے پہلے عرب اور اہل ملایا کے کشتی رانوں نے سیاحت کی ہے۔ ان کے بعد پرتگالی جہاز ران یہاں پہنچے۔ 1598ء میں ولندیزی (ہالینڈ کے باشندے) یہاں آکر آباد ہوئے اور انہوں نے نساؤ کے پرنس مورس کے نام سے اس جزیرے کو موسوم کیا اور نام ماریشس پڑگیا۔ ولندیزیوں کے بعد یہاں فرانسیسی لوگ آئے اور انہوں نے اس کی ملکیت کا دعویٰ کرکے 1751ء میں یہاں قبضہ کر لیا اور فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے یہاں حکومت کرنی شروع کر دی۔ فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کا سلسلہ 1767ء تک جاری رہا اس کے بعد فرانس نے براہ راست یہاں حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی۔ فرانسیسیوں نے اس جزیرہ کا نام ماریشس تبدیل کرکے جزیرہ فرانس Ile de France نام رکھ دیا۔

فرانس کی برطانیہ کے ساتھ جنگ کے دوران یہ جزیرہ ایک فوجی اڈے کے طور پر استعمال ہونے لگا۔ برطانیہ کے لئے بحر ہند میں اس کی فوجی اور تجارتی سرگرمیوں کے لئے یہ ایک خطرے کا نشان بن گیا چنانچہ برطانیہ نے اس پر فوج کشی کرکے جزیرہ پر 1810ء میں قبضہ کر لیا اور سلطنت برطانیہ کی حکومت یہاں قائم کر دی گئی۔ برطانوی راج کی آمد سے اس جزیرے کی فوجی اہمیت کے علاوہ زرعی اہمیت میں اضافہ ہو گیا۔ یہاں چونکہ گنے کی فصل بہت اچھی ہوتی تھی اس لئے انگریزوں نے اسے گنے کی کاشت کے لئے استعمال کیا اور اس مقصد کے لئے کسان اور مزدور انڈیا سے بھجوائے گئے جنہوں نے یہاں آکر گنا کاشت کیا اور یہاں وافر مقدار میں چینی پیدا ہونے لگی۔

جنگ عظیم اول اور دوم کے بعد پوری دنیا میں استعماری طاقتوں کا زوال شروع ہو گیا اور ممالک میں آزادی کی دوڑ بڑی تیزی سے شروع ہو گئی۔ ادھر جنگ عظیم دوم کے بعد یہاں کے معاشی حالات خراب ہوئے جن کی وجہ سے لوگوں میں اپنی گورنمنٹ کا تصور پیدا ہوا چنانچہ 12- مارچ 1968ء کو ماریشس نے سلطنت برطانیہ سے آزادی حاصل کر لی اور تب سے یہ آزاد ملک کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر موجود ہے۔

## نظام حکومت

ماریشس میں پارلیمانی نظام حکومت قائم ہے۔ اس کا سرکاری نام ریپبلک آف ماریشس ہے۔ اس کا دارالحکومت پورٹ لوئیس (Port Louis) ہے یہ ایک چھوٹا جزیرہ ہے جس کا کل رقبہ 2040 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی لمبائی 61 کلومیٹر اور 47 کلومیٹر چوڑا ہے۔ اس کی بلندی ترین چوٹی 2711 فٹ بلند ہے۔

## آبادی

1995ء کے اندازے کے مطابق ماریشس کی کل آبادی 1117000 (گیارہ لاکھ سترہ ہزار) ہے۔ اس کے دارالحکومت پورٹ لوئیس کی آبادی اندازاً پونے دو لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ لوگوں میں زیادہ تعداد ہندوستانی باشندوں کی ہے۔ اس کے علاوہ یوروپین اور چینی اقوام کے لوگ آباد ہیں۔ یہاں کے لوگوں میں خواندگی کی شرح 83% ہے۔ یہاں پائے جانے والے مذاہب میں سب سے زیادہ ہندو 52% ہیں جو کہ سناتن اور آریہ سماج کے ہندو ہیں۔ عیسائی آبادی کا 28% ہیں' مسلمان 17% ہیں اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا تناسب 3% ہے۔ ماریشس کی سرکاری زبان انگریزی ہے۔ اس کے علاوہ Creole' فرنچ' ہندی' اردو اور بعض اور زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ یہاں کی کرنسی ماریشس روپیہ ہے۔

## معیشت

ایک عرصہ تک ماریشس کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہی رہا اور زراعت میں بھی گنے کی فصل۔ ماریشس دنیا میں چینی کی پیداوار میں معروف رہا ہے۔ ماریشس میں چینی کے کارخانے وافر مقدار میں لگے ہوئے ہیں۔ شوگر انڈسٹری کے علاوہ ماریشس میں ٹیکسٹائل اور سیاحت بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

زراعت میں 90% زرعی زمین پر گنا کاشت ہوتا ہے اس کے علاوہ پیداوار میں چائے' مکئی' آلو' کیلا' دالیں بھی کاشت کی جاتی ہیں۔ مویشی جانور بھی پالے جاتے ہیں۔ اسی طرح مچھلی کی پیداوار بھی حاصل کی جاتی ہے۔ ماریشس کی اہم برآمدات میں شوگر اور اس کی مصنوعات کے علاوہ ٹیکسٹائل مصنوعات شامل ہیں جبکہ اہم درآمدات میں پٹرولیم' کیمیکل' الیکٹرانکس اور دیگر مشینری وغیرہ شامل ہیں۔ ماریشس کے تجارتی اشتراک یورپین ممالک' امریکہ' جاپان اور جنوبی افریقہ کے ساتھ ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ماریشس جو کبھی محض عسکری اہمیت کا جزیرہ تھا اور پھر گنے کی پیداوار والا جزیرہ بن گیا اب اس کی معیشت کا انحصار محض زراعت پر نہیں ہے بلکہ صنعتی لحاظ سے ترقی کر چکا ہے۔ ماریشس میں آرمی نہیں ہے بلکہ اندرونی حفاظت اور سیکورٹی کے لئے پولیس کا دستہ موجود ہے۔

## ماریشس میں احمدیت

یہاں احمدیت کے ذکر کے بغیر ملک کا تذکرہ مکمل نہیں ہوتا۔ ماریشس میں احمدیت کے نور کی کرنیں حضرت مسیح موعود کے عہد میں ہی طلوع ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ اور آج یہاں ایک مستحکم جماعت قائم ہو چکی ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ 1905ء کی بات ہے کہ روزہل ماریشس کے ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر جناب نور محمد صاحب ایک رسالہ شائع کرتے تھے۔ ان کو ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز نے چند کاپیاں ریویو کی بھجوا دیں اس سے نور محمد صاحب کو احمدیت کا تعارف ہوا اور احمدیت کے بارہ میں مطالعہ اور تحقیق کا شوق پیدا ہوا۔ مکرم نور محمد صاحب نے تحقیق کے بعد 1912ء میں بیعت کر لی اور نہ صرف خود احمدیت قبول کر لی بلکہ اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانا شروع کر دیا۔ ان کے ذریعہ بعض لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ 1914ء میں ہندوستانی فوج کا ایک دستہ ماریشس پہنچا ان میں چار احمدی دوست بھی شامل تھے۔ مقامی احمدیوں سے ان کے روابط ہوئے اور پھر اور لوگوں میں بھی احمدیت پھیلنی شروع ہوئی۔ پھر مقامی لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ماریشس میں مربی بھیجنے کی درخواست کی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظر انتخاب حضرت صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔اے پر پڑی اور ان کو آپ نے ماریشس بھجوانے کا فیصلہ فرمایا۔ صوفی صاحب 20- فروری 1915ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور پہلے کولمبو سری لنکا پہنچے۔ یہاں بھی انہوں نے احمدیت کا پیغام پہنچایا اور ایک جماعت قائم کر لی۔ کولمبو سے آپ ماریشس کے لئے روانہ ہوئے اور 15- جون 1915ء کو ماریشس کی بندرگاہ پورٹ لوئیس پہنچے۔ ماسٹر نور محمد صاحب نے آپ کا استقبال کیا اور ان کے مکان پر ہی ابتدائی طور پر رہائش اختیار کی اور یہاں سے احمدیت کا پیغام تیزی سے آگے پہنچانا شروع کر دیا۔ اور احمدیت کی روشنی پورے جزیرہ میں پھیلنی شروع ہو گئی۔

1917ء میں ایک اور مربی حضرت حافظ عبیداللہ صاحب ماریشس روانہ ہوئے۔ اور 1923ء میں حافظ عبیداللہ صاحب کا ماریشس میں انتقال ہو گیا اور ماریشس میں ہی آپ کی تدفین ہوئی۔ بیرون ممالک وفات پانے والے آپ پہلے احمدی مربی تھے۔ حضرت صوفی حافظ غلام محمد صاحب 1927ء میں قادیان واپس آگئے۔ آپ کے بعد حضرت حافظ جمال احمد صاحب کو ماریشس بھجوایا گیا۔ حافظ جمال احمد صاحب بھی 1949ء میں انتقال کر گئے اور ماریشس میں ہی ان کی تدفین ہوئی۔ آپ کے بعد مکرم حافظ بشیرالدین صاحب ابن حافظ عبیداللہ صاحب مرحوم مدفون ماریشس کو وہاں بھجوایا گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 5 ص 189) اور یوں احمدی مربیان کی ماریشس میں آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہے اور ماریشس میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ مستحکم ہے اور ترقیات کی منازل طے کر رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے بھی ماریشس کا دورہ فرمایا تھا اور یہاں سے آپ کا خطبہ جمعہ سیٹلائٹ کے ذریعہ دوسرے ممالک میں نشر کیا گیا تھا۔ گویا اس سرزمین کو خلیفہ وقت کی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

گیا۔ صحن میں اس روز حافظ جمال احمد صاحب کے والد صاحب سو رہے تھے۔ جو بطور مہمان آئے ہوئے تھے۔ حافظ صاحب کے جدی اقارب سے معلوم ہوا کہ حضرت خلیفہ اول جوانی میں بطور مدرس متعین ہوئے تھے تو حافظ صاحب کے دادا کے بھائی کے گھر میں قیام رکھا تھا۔ اس وجہ سے حضرت خلیفہ اول بھی اس خاندان کے افراد سے انتہائی محبت رکھتے تھے۔ حافظ صاحب کے والد صاحب کی شکل کچھ حضرت خلیفۃ المسیح سے ملتی تھی۔ ان دونوں نے انہیں خلیفہ اول سمجھ کر ان کا گلہ دبا دیا تاکہ اس طرح ان کو جان سے مار دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ گلے کی گرفت اچھی نہ تھی اور والد حافظ صاحب زور سے چلائے اور یہ آواز سن کر اندرون خانہ سے حضور نکل آئے اور حملہ آور بھاگ گئے اور حافظ صاحب کے والد صاحب اس صدمہ یا تکلیف کی وجہ سے ایک دو دن بعد وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ دفن ہیں۔ بعد میں ہر دو گرفتار ہوئے۔ سکھ کو قید کی سزا ہوئی اور پالو رام پاگل بن گیا اور اسے پاگل خانہ بھجوا دیا گیا۔"

(مبشرین احمد ص 40)

## محنت

حضرت ملک صاحب نے بیان کیا۔

ایک دن مدرسہ کی تفریح کی رخصت کے وقفہ میں میں حضور کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضرت حافظ غلام محمد صاحب ماریشسی بھی تشریف لے آئے۔ وہ بیٹھے ہی تھے کہ حضرت خلیفہ اول نے ان سے پوچھا کہ کیا آج مدرسہ میں تعطیل ہے۔ صوفی صاحب کے کہنے پر کہ حضرت یہ Recess تھی۔ اس لئے میں آگیا ہوں۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ Recess کیا ہوتی ہے۔ حافظ صاحب کے بتلانے پر کہ مدرسہ کا وقت پورے دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور پہلا نصف گزرنے کے بعد چند منٹوں کے لئے Recess کی جاتی ہے تاکہ اساتذہ اور طلباء چند منٹوں کے لئے آرام کریں۔ اس پر فرمایا کہ ہم تو کوئی Recess نہیں کرتے۔" (مبشرین احمد ص 42)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# اطلاعات و اعلانات

## حکیم مولوی مہردین صاحب کا سانحہ ارتحال

○ مکرم حکیم مولوی مہردین صاحب دیرینہ خادم سلسلہ' نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے معلم مورخہ 5- دسمبر 1998ء بوقت ساڑھے نو بجے شب بعمر 76 سال اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ موصوف حکیم صاحب 1946ء سے وقف کرکے بطور معلم سلسلہ 53 سال تک خدمت دین میں مصروف رہے۔ وفات سے ایک روز قبل اپنے اہل وعیال کو ربوہ ملنے آئے کہ اچانک ہارٹ اٹیک ہوا اور جانبر نہ ہو سکے مورخہ 6- دسمبر بعد عصر بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صاجزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔

مکرم حکیم صاحب نے مدرسہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد 1946 تک آرمی میں ملازمت کی۔ اور برما میں فوجی محاذ پر رہے۔ 1946ء میں باقاعدہ زندگی وقف کی اور تادم آخر نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کے اضلاع میں مختلف دیہات و قصبات میں خدمت دین کا موقع پایا اور سینکڑوں افراد کو دین حق کے نور سے منور کیا۔ آپ بڑے ہمدرد۔ خوش خلق اور ملنسار دعاگو بزرگ تھے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## اجتماع واقفینِ نو

○ مورخہ 18- اکتوبر 1998ء کو حافظ آباد شہر اور حلقہ بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ کا مشترکہ اجتماع واقفین نو بیت الذکر حافظ آباد شہر میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم راجہ مبارک احمد صاحب مربی ضلع حافظ آباد نے افتتاحی خطاب فرمایا بعد ازاں پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ تمام واقفین نو بچوں کا میڈیکل چیک اپ ہوا اس اجتماع میں حافظ آباد شہر کے 35 واقفین نو اور حلقہ بھڑی شاہ رحمان کے 34 واقفین نو نے شرکت کی والدین اور دیگر احباب کی تعداد 50 تھی۔ آخر پر تقریب تقسیم انعامات ہوئی اعزاز پانے والے واقفین نو میں مکرم مربی صاحب ضلع حافظ آباد اور مکرم شفقت حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد شہر نے انعامات تقسیم کئے۔ اس موقع پر مہمان واقفین نو کی طرف سے میزبان واقفین نو کو تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

مکرم ناصر احمد صاحب طاہر ناظم انصار اللہ ضلع نے اختتامی دعا کروائی اور یوں یہ مبارک اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

○ مورخہ 22- نومبر 98ء کو واقفین نو بھون ضلع کا پہلا ایک روزہ سالانہ اجتماع بیت الذکر بھون ضلع چکوال میں منعقد ہوا اجتماع کے انعقاد سے پہلے مقام اجتماع اور اس کی طرف آنے والے راستوں میں وقار عمل کرکے خوب آراستہ کیا گیا تھا واقفین نو نے اجتماع کی خوشی میں ایک جیسا لباس پہنا جس سے بچے بہت ہی خوبصورت دکھائی دیتے تھے۔ اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا نظم اور عہد کے بعد بچوں نے نہایت خوش الحانی سے وقف نو کا ترانہ کورس کی صورت میں پیش کیا بعد ازاں مکرم امیر صاحب ضلع چکوال نے افتتاحی خطاب کیا پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم سیکرٹری صاحب ضلع نے کی محترم مربی صاحب ضلع چکوال نے اعزاز پانے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے۔ اس مبارک اجتماع میں 17- واقفین نو میں سے 16 حاضر ہوئے (ایک بچی شہر سے باہر ہونے کی بنا پر حاضر نہ ہو سکی) 40 ناصرات ولجنہ۔ 26- اطفال اور 11 دیگر احباب نے شرکت کی۔

○ مورخہ 29- نومبر 98ء کو دارالذکر بلاک فیصل آباد کے واقفین نو کا سالانہ اجتماع بیت الامان مدینہ ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے اس اجتماع میں 24 واقفین نو میں سے 20 واقفین نو نے شرکت کی 25 والدین اور 22 دیگر احباب شامل ہوئے۔

اختتامی اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے اجتماع کی رپورٹ پڑھ کر سنائی بعد ازاں مکرم بشیر حسین تنویر صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع فیصل آباد نے تقریر کی۔ مکرم ناصر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نمائندہ وکالت وقف نو نے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے اور بچوں اور والدین کو نصائح سے نوازا آخر پر مکرم عبدالشکور صاحب نگران بلاک نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا دعا کے ذریعہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

○ مورخہ 22- نومبر 1998ء کو واقفین نو ضلع نواب شاہ کا سالانہ اجتماع بیت النور گوٹھ شیر محمد ضلع نواب شاہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عمر علی صاحب طاہر مربی سلسلہ نے افتتاحی تقریر کی بعد ازاں مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر ضلع نواب شاہ نے دعا کروا کر اجتماع کا افتتاح کیا۔ پروگرام کے مطابق علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے اس اجتماع میں ضلع بھر کے 70 واقفین نو 25 والدین اور 20 دیگر اطفال و خدام نے شرکت کی۔

اختتامی اجلاس مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نمائندہ وکالت وقف نو کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد اعزاز پانے والے واقفین نو میں مرکزی نمائندہ نے انعامات تقسیم کئے۔ اجتماع کو کامیاب بنانے میں مکرم بشارت احمد صاحب قمر مربی سلسلہ ضلع نواب اور مکرم محمود احمد بھٹی صاحب سیکرٹری ضلع نے بھرپور کردار ادا کیا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## سیکرٹریان وقف جدید توجہ فرمائیں

○ کیا آپ کی جماعت کے تمام احباب کا چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے۔ اور تمام انصار۔ خدام۔ اطفال۔ ناصرات۔ ممبر لجنات اور کم عمر بچگان وقف جدید میں شامل ہیں اگر کمی ہو تو کوشش کرکے ان کو اس بابرکت تحریک میں شامل کریں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## درخواست دعا

○ مکرم سید مدثر احمد شاہ صاحب سیالکوٹ کے والد صاحب کا جرمنی میں گھٹنوں کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ محترم یوسف سجاد صاحب مربی سلسلہ لاہور کی ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں اور گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## نمائندہ روزنامہ "الفضل" کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل اپنے دورہ کے دوران ملتان۔ خانیوال۔ لودھراں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ اور ڈیرہ غازی خاں تشریف لا رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

فرمایا کتنا مزے دار الہام ہے۔ اس الہام سے حضرت مسیح موعود روتے ہوئے نیچے گر گئے۔ اور اس وقت پتہ بھی نہیں لگا کہ واقعہ کیا ہوا ہے جب اٹھے ہیں تو دیکھا کہ ہاتھوں میں بیماری کا کوئی اثر اور نام ونشان بھی نہیں تھا۔

فرمایا۔ ساتھ ہی الہام ہے ہم نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ اور ساتھ ہی ٹھیکہ بھی لیا ہوا ہے۔ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ کہتے ہیں مسیح موعود نے انگلیاں کھول کے دکھائیں ہم حیران رہ گئے۔ کہ کوئی نام ونشان نہیں تھا۔

بقیہ صفحہ 5

ساتھ سواحیلی زبان کو فروغ دینے کی طرف بھی توجہ کر سکیں گے۔

اقوام متحدہ کے اٹھارویں سالانہ اجلاس میں شیخ امری عبیدی تنزانیہ کے وفد کے رئیس تھے۔ دوران اجلاس میں اسمبلی میں بھی اور اسمبلی سے باہر بھی ملاقات کے مواقع میسر آتے رہے اس وقت یہ وہم بھی نہ تھا کہ یہ آخری ملاقاتیں ہیں۔ کچھ عرصہ بعد قاہرہ میں افریقی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس ہوئی شیخ امری عبیدی صاحب صدر نائریرے کے ہمراہ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے قاہرہ تشریف لے گئے۔ وہیں بیمار ہو گئے۔ صدر نائریرے نے بہترین علاج کی خاطر جرمنی کے دارالحکومت بون بھجوا دیا۔ مرض کی علامات کچھ ایسی پیچیدہ تھیں کہ پختہ تشخیص تو نہ ہو سکی لیکن غالب قیاس تھا کہ خوراک کی خرابی مرض کا اصل باعث ہے۔ بون سے دو محبت نامے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے مجھے ارسال فرمائے۔ دوسرے محبت نامے کے ملنے کے چند دن بعد پیشتر اس کے کہ میرا جواب ان کی خدمت میں پہنچے تنزاینہ کا یہ مہر تاباں قبل ازوقت غروب ہو گیا۔

اپنے ملک اور اپنی قوم بلکہ تمام مشرقی افریقہ میں شیخ امری عبیدی کو جو عزت کا مقام حاصل تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ جب اس نوجوان شہید قوم وملت کا جنازہ قبرستان کی طرف روانہ ہوا تو اس کے تابوت کو اٹھانے والوں میں صدر تنزاینہ جولیس نائریرے۔ وزیراعظم کینا جوکنیٹا اور ڈاکٹر ابوٹے وزیراعظم یوگنڈا شامل تھے۔"

(تحدیث نعمت 657-659)

## قومی خلاء

تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص 285 پر درج ہے "مغربی جرمنی کے شہر بون میں قریباً دو ماہ زیر علاج رہنے کے بعد 9- اکتوبر 1964ء کو انتقال کر گئے۔"

آپ 16- اکتوبر 1964ء کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ احمدیہ قبرستان چنگوے کے قطعہ موصیان میں دفن کئے گئے۔ آپ کے جنازہ میں ٹانگانیکا کے صدر' اور کینیا اور یوگنڈا کے وزرائے اعظم اور دیگر اعلیٰ حکام بھی شامل ہوئے اور ٹانگانیکا زنجبار ریپبلک کے صدر مملکت ڈاکٹر جولیس نائریرے نے کہا "ہم میں سے ان بہت سے لوگوں کے لئے جن کے ایک لمبے عرصہ سے ان کے ساتھ دوستانہ مراسم تھے ان کی وفات ایک ذاتی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے۔ مزید برآں ان کی وفات ہماری قوم کے لئے بھی ایک عظیم نقصان ہے۔ ان کی عظیم لیاقتیں اور ان کی خدمات بلاپس وپیش اس ملک کے لوگوں کے لئے ہمیشہ وقف رہیں ہم اپنے درمیان اس خلاء کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے۔

(ایسٹ افریقہ سٹینڈرڈ۔ نیروبی 12- اکتوبر 1964ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 10- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 8 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ

11- دسمبر- غروب آفتاب 5-07

12- دسمبر- طلوع فجر 5-29

12- دسمبر- طلوع آفتاب 6-57

## عالمی خبریں

### واجپائی کی دھمکی

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے دھمکی دی ہے کہ اگر آزاد کشمیر بھارت کے حوالے نہ کیا گیا تو طاقت استعمال کریں گے۔ چین کے زیر انتظام کشمیر کا علاقہ بھی بھارت کا حصہ ہے۔ پاکستان کو یہ علاقہ چین کے حوالے کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اپنی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرسکتے۔ کشمیری حریت پسند بندوق چھوڑ کر مذاکرات پر نہ آئے تو ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔

### سلامتی کونسل کی اپیل

سلامتی کونسل نے افغانستان کے مسئلے پر افغان دھڑوں سے کہا ہے کہ وہ جنگ بند کر کے مذاکرات کریں۔ روسی قرارداد پندرہ رکنی کونسل نے اتفاق رائے سے منظور کرلی۔ طالبان جنگ بند نہ کریں تو ان پر پابندیاں بھی لگائی جاسکتی ہیں۔

### ہندو جنونیوں کا جیل پر حملہ

بھارت کے شہر اڑیسہ میں پانچ ہزار جنونی ہندوؤں نے جیل پر حملہ کیا۔ دو عیسائی قیدی زندہ جلادیئے اس کے علاوہ چرچ اور 92 گھر نذر آتش کردیئے گئے پانچ ہزار ہندوؤں نے دونوں قیدیوں کو جیل سے نکالا۔ تیر مار کر زخمی کیا۔ اور آگ لگادی۔ 20 پولیس اہلکار زخمی ہوگئے۔

### فلسطینیوں پر تشدد

اسرائیلی فوجیوں نے دریائے اردن کے مغربی کنارے کے علاقے میں فلسطینی مظاہرین پر ربڑ کی گولیاں چلائیں اور آنسو گیس بھی برسائی۔ مظاہرین کے ساتھ جھڑپوں میں کم از کم 60۔ افراد زخمی ہوگئے ایک اسرائیلی اہلکار نے کہا کہ اگلے ہفتے مزید فلسطینی علاقے سے اسرائیلی فوج کا انخلاء روک دیا گیا ہے۔

### سوہارتو کی پیشی

انڈونیشیا پر قریباً 35 سال حکومت کرنے والے سابق صدر سوہارتو اربوں ڈالر کی خورد برد کے الزامات کی وضاحت کے لئے اٹارنی جنرل کے سامنے پیش ہوئے انہوں نے چار گھنٹے تک پراسیکیوٹروں کے الزامات کا سامنا کیا۔ اور کرپشن کے بارے میں سوالات کے جواب دیئے۔

### جوئے کا اعتراف

عالمی شہرت کے حامل آسٹریلیا کے دو کرکٹر مارک وا اور شین وارن نے سٹہ بازوں سے رقم لینے کا اعتراف کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی بک میکر نے ہمیں 5 اور 6 ہزار آسٹریلین ڈالر کی رشوت دی تھی 94ء کے دورہ سری لنکا میں اور سنگر کپ کے دوران پچ

کے بارے میں معلومات دی تھیں۔ یہ خبر معلوم ہونے پر بورڈ نے جرمانہ کر دیا مگر معاملے کو خفیہ رکھا گیا۔

### آسٹریلیا کے وزیر اعظم کی ناراضگی

آسٹریلیا کے وزیر اعظم اپنے جواری کرکٹروں پر برس پڑے۔ انہوں نے انتہائی افسردہ لہجے میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ مجھے اس خبر سے سخت دھچکا لگا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھلاڑیوں نے آسٹریلیا کے وقار کو تباہ کردیا۔

### قانونی کاروائی کروں گا

شین وارن نے گزشتہ دورہ آسٹریلیا کے موقع پر پاکستانی کپتان سلیم ملک پر رشوت کی پیشکش کا الزام لگایا تھا۔ سلیم ملک نے کہا کہ میری بے گناہی ثابت ہو گئی ہے قانونی کارروائی کروں گا۔ دو سال سخت ذہنی اذیت میں گزارے۔ آج میں باطنی طور پر بے حد خوش ہوں۔

## ملکی خبریں

### تھانے پر مورچہ بند فائرنگ

کراچی میں ایم کیو ایم کے دہشت گردوں نے لیاقت آباد کے تھانے پر مورچہ بند فائرنگ کی۔ دہشت گردوں نے علی الصبح حکیم سعید کے قتل کے ملزم میجر ڈینڈی کی قیادت میں چھتوں پر مورچہ بندی کی اور فائر کھول دیا۔ لیاقت آباد تھانے کے اہلکاروں نے فرش پر لیٹ کر جان بچائی جوابی فائرنگ سے فرار ہوگئے۔ تھانے کی دیواریں چھلنی ہوگئیں گیٹ پر بکتر بند گاڑیاں کھڑی کرنی پڑیں۔ گل بہار کے علاقے میں بھی پولیس اور دہشت گردوں میں مقابلہ ہوا۔ ایم کیو ایم کا وسیم لمبا زخمی ہونے کے بعد ساتھی سمیت پکڑا گیا۔

### امریکہ کو ڈیڈ لائن

ایف سولہ طیاروں کی رقم کے بارے میں پاکستان نے امریکہ کو 30 دسمبر کی ڈیڈ لائن دے دی ہے۔ وزیر اعظم نواز شریف نے امریکہ پر واضح کردیا ہے کہ معاملے طے نہ ہوا تو آئندہ اقدام کا فیصلہ کریں گے۔ وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے لندن میں پریس کانفرنس اور بی بی سی کو انٹرویو میں کہا کہ دورہ امریکہ توقعات سے زیادہ کامیاب رہا ہے۔

### چاہے مقدمہ لڑنا پڑے

سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے حکومت پر زور دیا ہے کہ چاہے مقدمہ لڑنا پڑے امریکہ سے ایف سولہ کی رقم سود سمیت وصول کی جائے۔

### ایشیائی ترقیاتی بینک کی شرط

ایشیائی ترقیاتی بینک نے پاکستان کو 400 ملین ڈالر کی امداد کے لئے یہ شرط عائد کی ہے کہ پہلے آئی ایم ایف کے ساتھ پاکستان کا معاہدہ طے پا جائے اس کے فوراً بعد ہم موجودہ سال کی مجموعی امداد 80 کروڑ ڈالر میں سے 40 کروڑ ڈالر کی امداد جاری کر دیں گے۔ بینک کے پروگرام ڈائریکٹر نے کہا کہ پاکستان کو سنگین اقتصادی بحران کا سامنا ہے۔ 70 فیصد بجٹ فوج اور قرضوں کی ادائیگی پر خرچ ہو جاتا ہے۔

### اسلحہ کی دوبارہ رجسٹریشن

وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ ملک بھر میں اسلحہ کی دوبارہ رجسٹریشن ہوگی لوگوں سے کہا جائے گا کہ وہ اسلحہ حکومت کو فروخت کر دیں یا رضاکارانہ طور پر حکومت کے حوالے کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکیوں کی رجسٹریشن کی اتھارٹی بھی قائم کی جارہی ہے۔ غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکی گرفتار کرلئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین کو لندن سے واپس لانے کے لئے سندھ حکومت نے وفاقی حکومت سے کوئی درخواست نہیں کی۔ الطاف حسین کے ٹیلی فون روکنے کے لئے بھی کوئی تجویز نہیں۔ ایم کیو ایم سمیت کسی پارٹی کی سرگرمیاں روکی نہیں جائیں گی۔

### امام بارگاہ میں توسیع پر تنازعہ

چکوال میں امام بارگاہ میں توسیع کے سوال پر تنازعہ پر گولیاں چل گئیں۔ پولیس انسپکٹر ہلاک ہوگیا۔ امام بارگارہ سے ملحقہ اراضی پر سکول بننے لگا تو اہل تشیع نے اس پر ملکیت کا دعویٰ کردیا۔ تین افراد زخمی ہوگئے۔

### بے نظیر اچانک لاہور میں

محترمہ بے نظیر بھٹو اچانک لاہور پہنچ گئیں اور جیل جا کر اپنے خاوند آصف علی زرداری سے ملاقات کی۔

### قاتل پولیس مقابلہ میں ہلاک

کلور کوٹ کے قریب ایک گھر میں ڈکیتی کی واردات میں تمام اہل خانہ کو قتل کرنے والے دو ڈاکو بھکر کے قریب پولیس مقابلے میں ہلاک ہوگئے۔ پولیس نے پناہ دینے والے زمیندار کو گرفتار کرلیا۔

### پیر پگاڑا کی باتیں

پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ جنرل مشرف جلد حکمرانوں کو مشرف بہ اسلام کریں گے۔ عوام آنکھیں کھلی رکھیں۔ جلد دمادم مست قلندر ہوگا۔ کالا طوفان آنے والا ہے۔ جو بچے گا وہی سیاست کرے گا۔

### مقدمہ منتقل نہیں کیا جاسکتا

سپریم کورٹ کے جج سعید الزمان صدیقی نے بے نظیر اور زرداری کی طرف سے ان کے مقدمے کو تبدیل کرنے کی درخواست پر کہا ہے کہ جج کے متعصب ہونے کی شکایت پر مقدمہ منتقل نہیں کیا جاسکتا۔

### ملتان میں آٹے کی قلت

فلور ملوں کو گندم کی سپلائی کم ہونے کی وجہ سے ملتان میں آٹے کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے شہری آٹا خریدنے یوٹیلٹی سٹوروں پر پہنچ گئے۔ دوکانداروں کا سرکاری نرخ پر آٹا دینے پر انکار۔

### لیاقت جتوئی فرار

سندھ کے معطل شدہ وزیر اعلیٰ لیاقت جتوئی کے بارے میں ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ وہ اہل خانہ سمیت دوبئی فرار ہوگئے ہیں ان کو ایئرپورٹ پر روکا گیا تو انہوں نے وزیر داخلہ سے رابطہ کر کے بند راستے کھلوائے۔

### ایک دہشت گرد کا انکشاف

ایم کیو ایم کے ایک دہشت گرد شاہد بھولا نے انکشاف کیا ہے کہ متحدہ کراچی کو برطانیہ کے ماتحت علیحدہ ریاست بنانا چاہتی ہے۔ الطاف حسین سربراہ ہوں گے۔ پلان 2001ء تک مکمل ہونا تھا۔

### عمران نے جواب دے دیا

تحریک انصاف کے عمران خان نے عوامی اتحاد میں شمولیت کے مسئلے پر طاہر القادری کو صاف جواب دے دیا ہے۔

### بے نظیر بھٹو اٹھ گئیں

گرینڈ الائنس قائم کرنے کے لئے اے این پی کو شامل کرنے کے سوال پر عوامی اتحاد کے لیڈروں نے اے این پی کی شرائط تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔


خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودہا میں بھی کام شروع کردیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
فون: 214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل
فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودہا

• وول کاٹن سلک • پردہ کلاتھ • صوفہ کلاتھ
• ملبوسات عروسی کی نایاب ورائٹی
• شادی بیاہ کی مکمل ورائٹی ہول سیل نرخوں پر دستیاب ہے (پردہ کلاتھ سلائی مفت)
ماڈرن رضائیاں ہول سیل ڈیلر
اعلیٰ قسم کے کوٹ برقعے ریڈی میڈ 800 کی بجائے 500 روپے میں۔
نیز وکی رضائیاں
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ